22351-قرآن مجید کی نئے نظریات کے ساتھ تفسیر کا حکم

سوال

کیا نئے علمی نظریات سے قرآن مجید کی تفسیر کرنی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

مندرجہ بالا سوال فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے فرمایا :

علمی نظریات کے ساتھ قرآن کی تفسیر کرنے میں خطرہ پایا جاتا ہے، وہ اس طرح کہ جب ہم ان نظریات سے تفسیر کردیں تو پھر ان کے خلاف دوسرے نظریات آ گئے تو دشمنان اسلام کی نظروں میں یہ ہوگا کہ قرآن مجید صحیح نہیں رہا، لیکن مسلمانوں کی نظر میں تو یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں جس نے اس کی تفسیر کی ہے اس سے خطا کا تصور کیا جا سکتا ہے، لیکن دشمنان اسلام اس کے خلاف داؤ لگانے کا انتظار کرتے رہتے ہیں ۔

لھذا آپ اس سے بہت ہی زیادہ بچ کر رہیں کہ ان علمی امور سے تفسیر کریں اور ہمیں یہ معاملہ واقع پر چھوڑ دینا چاہیے، اور اگر یہ فی الواقع ثابت ہوجائے تو ہمیں اس کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی کہ ہم یہ کہیں کہ اسے قرآن مجید نے ثابت کیا ہے ۔

قرآن مجید تو عبادت اور غور و فکر اور عقل اور تدبر کے لیے نازل ہوا ہے، اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

{یہ بابرکت کتاب ہے جسے ہم نے آپ کی طرف اس لیے نازل فرمایا ہے کہ لوگ اس اس کی آیات پر غور وفکر کریں اور عقلمند اس سے نصیحت حاصل کریں}. سورۃ ص (29) ۔

اور یہ ان امور کی طرح نہیں جو تجربات سے حاصل ہوں اور لوگ اسے معلومات کے ذریعے حاصل کرلیتے ہیں، پھر ہو سکتا ہے کہ اس پر قرآن کریم کو لاگو کرنے میں عظیم خطرہ پیدا ہوجائے، اس کی مثال یہ دے سکتے ہیں کہ مثلا اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

{اے انسانوں اور جنوں کی جماعت ! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکلنے کی طاقت ہے تو نکل بھاگو ! غلبہ اور طاقت کے بغیر تم بھاگ نہیں سکتے}. الرحمن (33)۔

جب انسان چاند پر جا پہنچا تو بعض لوگوں نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے اسے اس واقعہ پر فٹ کر دیا اور کہا کہ : اس آیت میں سلطان سے مراد علم ہے ، اور وہ اپنے علم کی بنا پر زمین کے کناروں سے باہر جا نکلے اور جاذبیت سے تجاوز کر لیا ہے ، تو یہ بہت بڑی غلطی ہے اور تو یہ جائز ہی نہیں کہ اس معنی میں قرآن مجید کی تفسیر کی جائے ۔

تو یہ اس کا متقاضی ہے کہ آپ نے یہ شہادت دی کہ اللہ تعالی نے یہ چاہا اور یہ شہادت بہت ہی بڑي شہادت ہے جس کے بارہ میں تجھے سوال ہوگا ۔

اور جو بھی اس آیت پر غور و فکر تدبر کرے گا وہ اس نتیجے پر پہنچے گا کہ یہ تفسیر باطل ہے اور صحیح نہیں اس لیے کہ یہ آیت اللہ تعالی کے اس فرمان ۔{**زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں ، صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور عزت والی ہے باقی رہ جائے گی ، پھر تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟**}۔الرحمن (26–28) ۔

تو ہم ان لوگوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ لوگ آسمان کے کناروں سے باہر نکل گئے ہیں ؟ ۔

تو جواب نہیں میں ہوگا اور اللہ تعالی تو فرما رہے ہیں :

{۔{**اے انسانوں اور جنوں کی جماعت ! اگر تم میں آسمانوں اور زمین کے کناروں سے باہر نکلنے کی طاقت ہے**}۔۔

دوم :

اور کیا ان پر آگ کے شعلے اور دھواں بھیجا گیا ہے ؟

تو اس کا جواب بھی نہیں میں ہے ، تو یہ صحیح نہیں کہ اس آیت کی تفسیر یہ کی جائے جیسا کہ ان لوگوں نے کی ہے ۔

ہم یہ کہیں گے کہ چاند تک پہنچنا ایک تجرباتی چیز ہے جس تک وہ اپنے تجربوں کی بنا پر پہنچے ہیں ، اور یہ کہ ہم قرآن مجید کو پھیر کر اور اس میں تحریف کریں تا کہ وہ اس پر دلالت کرے تو یہ قطعی طور پر صحیح نہیں اور نہ ہی جائز ہے کہ اس طرح کی تفسیر کی جائے ۔ .